OPEN ACCESS
*Al-Duhaa*
*﴾Journal of Islamic Studies﴿*
*ISSN (print): 2710-0812*
*ISSN (online): 2710-3617*
*www.alduhaa.com*

*Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 1,Jan -June 2020*
*DOI:10.51665/al-duhaa.001.01.0037, PP: 59-74*

# قاضی نصیب اللہ کی فقہ حنفی میں خدمات کا تجزیاتی جائزہ

# *Analytical review of Qazi Naseebullah services in Hanfi jurisprudence*

**Published:**
10-07-2020
**Accepted:**
26-05-2020
**Received:**
25-04-2020

***Mohammad Naeem Jan***
*Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,University of Haripur*
*Email: mnaeemjan1984@gmail.com*

***Dr Junaid Akbar***
*Associate Professor, Department of Islamic and Religious Studies, University of Haripur*
*Email: junaid8181@gmail.com*

## Abstract

*In term of agriculture and contemporary knowledge Baluchistan province is barren but as far as religious concerned it is gateway of Islam. Many companions of Prophet (SAW) are buried here still this province is fertile in respect of producing religious scholars. However, it is fact that due to lack of resources many books of religious scholars couldn't publish. Many writers' books are uncountable and mostly books are being read and utilized in Pakistan, Afghanistan, India and many other countries of the world. But these people either prevent themselves from fame or being ignored by media due to lake of religious knowledge. One of these then tic researchers Molana Qazi Naseebullah he belong to Hanfi Sect. He is born in union council Ajram district Pashin in 1968 He studied in different seminaries of Baluchistan and Sindh and completed his education in 1993.After completion of education he started teaching. In his 26 years of teaching he wrote many magnificent books which are prominent work on Hanfi, jurisprudence. He wrote six books up till now. Students of Seminaries read his books and shared with each other's. Hopefully he would set more milestones in respect of Hanfi sect. I am going to write an analytical report on his services in fiqa hanfi jurisprudence.*

**Key words:** *Hanfi, education, teaching, seminaries.*

### تعارف

قاضی[1] نصیب اللہ ابن الحاج عبد الصمد ابن محمد ایاز ابن فرمان مالیزی سر گڑھ کاکڑ ۱۹۶۸ء کو ضلع پشین کی تحصیل سرانان یونین کونسل اجرم گاؤں مالیزئی میں پیدا ہوئے۔آپ درمیانہ قد کے مالک، رنگ گندمی، سر پر سفید پگڑی، سفیدی مائل داڑھی، گفتگو بلا تکلف، کلام میں نرمی، منکسر المزاج، انتہاء درجے کے فیاض، لالچ اور طمع سے پاک، خوش خوراک، بلوچستان کے عام لوگوں کی طرح سلیمانی چائے کے دلدادا، اپنے اساتذہ کی خبر گیری کرنے والے، فقہ حنفی کی ترویج کے لئے ہمہ وقت سوچنے والے اور دین اسلام کی نشر واشاعت کے لئے اپنی تدریسی اور تصنیفی خدمات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہیں۔

### حصول علم

آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول مالیزی اجرم سے حاصل کی، اس کے بعد آپ کو والد صاحب نے دینی علم کے حصول کیلئے مدرسہ بحر العلوم[2] کچلاک کوئٹہ بھیجا۔آپ نے دینی علوم کے ساتھ عصری تعلیم بھی مڈل تک ۱۹۸۴ء کچلاک ہی میں حاصل کی۔

بعد ازاں آپ نے کراچی کا رخ کیا اور مدرسہ جامعہ انوار القرآن[3] کراچی میں داخلہ لیا اور یہاں پر آپ نے درجہ اولیٰ اور ثانیہ ۱۹۸۶ء ۱۹۸۵ء میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔درجہ ثالثہ جامعہ عربیہ تعلیم القرآن[4] خانوزئی پشین میں پڑھا اور درجہ رابعہ بحر العلوم[5] سریاب کسٹم کوئٹہ میں مولانا حافظ محمد نور، مولانا عبد اللطیف مولانا رسول شاہ،[6] مولانا عبد الغفور صاحب اور مولانا عبد القدیر[7] صاحب سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی. درجہ خامسہ خان پور میں عبد اللہ بن مسعود میں مولانا شفیق الرحمٰن صاحب سے پڑھا۔درجہ خامسہ کے بعد ایک بار پھر آپ بحر العلوم سریاب کسٹم کوئٹہ تشریف لے گئے اور درجہ سادسہ اور موقوف علیہ یہاں کے اساتذہ سے پڑھنے کے سعادت حاصل کی۔دورہ حدیث کی تکمیل کے لئے آپ نے دار العلوم رحمانیہ[8] کراچی بفر زون کا انتخاب کیا جہاں آپ نے مفتی عبد المجید صاحب سے بخاری شریف، مولانا خالد حسین صاحب سے ترمذی شریف، مولانا محمد زیب صاحب سے مسلم شریف اور مولانا علم الدین صاحب سے ابو داود پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

### تدریسی خدمات

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ نے پانچ سال ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۹ء کنز العلوم[9] یارو پشین میں تدریسی خدمات انجام دیں۔مدرسہ کنز العلوم میں آپ نے درجہ اولیٰ سے لے کر درجہ سادسہ تک مختلف کتب پڑھائیں۔اس کے بعد ایک سال آپ نے جامعہ رحمانیہ کراچی (جہاں سے آپ فراغت تحصیل ہوئے تھے) تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ بعد میں آپ بحر العلوم سریاب کسٹم کوئٹہ تشریف لے گئے جو آپ کی مادر علمی بھی تھی۔ یہاں سن ۲۰۰۰ سے ۲۰۱۴ تک پندرہ سال پر محیط طویل عرصہ تک تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔اس دوران آپ نے ۲۰۰۸ میں میں قاضی محمّد ہارون صاحب[10] سے مدرسہ احسن العلوم[11] سریاب روڈ کوئٹہ میں قضا کورس میں تربیت بھی حاصل کی۔بحر العلوم سریاب کسٹم کوئٹہ میں قیام آپ کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوا کیونکہ یہاں دورانِ تدریس مختلف شروحات لکھیں، جن میں کافیہ کی شرح، کنز کی شرح، مختصر القدوری کی شرح اور بیضاوی شریف پر بھی آپ نے شرح لکھنے کی سعادت حاصل کی۔سن ۲۰۱۴ء میں بحر العلوم سریاب کسٹم کو خیر آباد کہہ کر آپ جامعہ شمس العلوم[12] بلیلی کسٹم میں ایک سال تک تدریسی امور انجام دیے۔اس ایک سال کے دوران آپ نے مختصر المعانی

کی شرح تکملۃ التکمیل الامانی لکھنا شروع کی لیکن اس شرح کی تکمیل سے پیشتر ہی آپ جامعہ مفتاح العلوم[13]پشین تشریف لے گئے۔ مفتاح العلوم پشین میں دو سال کے دوران آپ نے مختصر المعانی کی شرح کو تکمیل تک پہنچایا اور اس کے بعد دوستوں کے مشورہ پر آپ نے ہدایہ کی شرح لکھنے کا آغاز کیا۔ جامعہ مفتاح العلوم پشین میں دو سال کی تدریس کے بعد آپ مولانا محمد ہاشم[14] کے مدرسہ جامعہ ہاشمیہ سیٹلائٹ ٹاؤن کاکڑ کالونی آئے اور یہاں آپ کا اب تیسرا تدریسی سال شروع ہے۔ اس عرصے میں آپ نے ہدایہ صلاۃ اور ہدایہ نکاح کی تکمیل کی یہ دونوں کتب پانچ پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ اس وقت موصوف ہدایہ ثالث پر کام کر رہے ہیں۔

**کوئٹہ نقل مکانی:**

یونین کونسل اجرم بلوچستان کے دیگر علاقوں کی طرح بے آب و گیاہ بنجر علاقہ ہے۔ آپ کے والد صاحب محنت مزدوری سے گھر کی کفالت کے انتظام و انصرام کرتے تھے۔ جب تک آپ کے والدِ محترم بقید حیات تھے، آپ مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور جمعرات کے دن گھر چلے جاتے تھے۔ ۲۰۰۸ء میں جب والد صاحب کا انتقال ہوا تو آپ دوسرے بھائیوں کے ساتھ رہنے لگے۔ مفتاح العلوم پشین میں تدریس کے دوران آپ نے اجرم کو خیر آباد کہہ کر پشین شہر میں کرایہ کے مکان میں رہائش اختیار کی۔ ۲۰۱۷ء میں آپ نے سیٹلائٹ ٹاؤن میں ذاتی مکان خرید کر وہاں پر مستقل رہائش اختیار کی۔ خاندانی ذمہ داریوں کا خیال رکھتے ہوئی جامعہ ہاشمیہ جو ان کی رہائش گاہ کے قریب تھی۔ تدریسی سرگرمیوں کے لیے اسی ادارہ سے منسلک ہو گئے۔

**قاضی نصیب اللہ کی تصانیف کا ایک طائرانہ جائزہ**

آپ نے تصنیفی کام مختلف میادین میں کیا ہے لیکن فقہی اِعتبار سے آپ کو اللہ تعالی نے بلوچستان میں ایک اہم مقام عطا کر رکھا ہے۔ زیر نظر تحریر میں اول فقہی خدمات کا جائزہ دوم دیگر فنون میں خدمات کا جائز پیش کیا ہے۔

**التشریح الوافی شرح مختصر القدوری:**

یہ اردو زبان میں مختصر القدوری[15] کی شرح ہے۔ یہ شرح آپ کے دروس کے نوٹس پر مشتمل ہے۔ عموماً جب مدرس درس دیتا ہے تو طلباء درس کے خاص نکات اپنے پاس نوٹ کر لیتے ہیں۔ دیگر طلباء کی طرف سے مطالبے پر طلباء کے رجسٹروں کو بروئے کار لا کر شرح مدون کی جاتی ہے۔ لیکن موصوف کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ آپ حلقہ درس میں جانے سے قبل درس کے اہم نکات اپنے پاس نوٹ بک میں تحریر کر لیتے تھے اور یوں زیرِ درس لاتے تھے۔ یہ شرح "بحر العلوم سریاب کسٹم" میں تدریس کے مقصد سے تحریر میں لائی گئی تھی۔ اس شرح میں آپ نے درجہ ذیل اُسلوب اپنایا ہوا ہے۔

شرح مختصر القدوری کے آغاز میں ۲۰ صفحات ایک جامع مقدمہ پر مشتمل ہیں، جس میں آپ نے فقہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف، فقہ کا موضوع اور غرض وغایہ، علم فقہ کی شرعی حیثیت، ادلہ اربعہ کا تعارف اور قرآن وسنت سے ان کی حجیت پر دلائل، فقہ کی مختصر تاریخ، ادوار فقہ یعنی فقہ عہد نبوت میں، فقہ عہد صحابہ میں، فقہ عہد تابعین میں، فقہ حنفی میں فقہ کی تدوین کا طریقہ، فقہ حنفی کی مقبولیت کی پانچ وجوہات اور فقہاء کے سات طبقات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ مذکورہ بالا مقدمہ میں ایک اہم بحث طبقات مسائل، روایات مذہب میں متقدمین اور متاخرین علماء کے ہاں اصول ترجیح کا بیان بھی ہے۔ اہم فقہی اصطلاحات اور ان کی تشریح، اوزان شرعیہ اور مساحاتِ شرعیہ کا تذکرہ مختصراً موجود ہے۔ اس کے بعد امام قدوری کے حالات زندگی، تحصیل علم اور

فقہی مرتبہ اور تصانیف کا تذکرہ نہایت بلیغ انداز میں کرنے کے بعد "مختصر القدوری "پر لکھی جانے والی نوشروحات کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔[16] یہ کتاب ۸۵۲ صفحات پر مشتمل ہے آج تک اس شرح میں مزید اضافہ وترمیم نہیں کی گئی ہے۔

**معنی لغوی اور اصطلاحی:** مولانا موصوف نے ہر باب کے آغاز میں اس کا معنی لغوی اور معنی اصطلاحی کی وضاحت کی ہے۔جس سے قارئین کے لیے متعلقہ باب کی تفہیم سہل ہو گئی ہے۔

مثلاً:آپ کتاب الجنایات کا آغاز یوں کرتے ہیں ،"جنایات" جمع ہے اور اس کا واحد "جنایۃ" جس کے معنی ہے تجاوز اور تعدی کے پھر اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں"جنایت اس تعدی سے عبارت ہے جو نفس یا اطرافِ نفس میں واقع ہو"۔[17]

**ماقبل سے ربط :** قارئین کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو اس امر کے پیش نظر معنی لغوی اور اصطلاحی کے بیان کے ساتھ نئے باب کے آغاز میں ماقبل کے ساتھ ربط اور اہم اصطلاحات کا ذکر کرتے ہیں۔

مثلاً:"باب خیارشرط"کا ماقبل باب"بیع لازم"ہے۔اس کا آغاز ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ بیع لازم کو بیع غیر لازم پر اس وجہ سے مقدم ذکر کیا ہے کہ بیع لازم شروط سے خالی ہوتا ہے اور خیار شرط چونکہ بیع غیر لازم ہے اس وجہ سے موخر ذکر کیا ہے۔[18] کتاب الجنایات کا کتاب العتاق کے بعد اس وجہ سے ذکر کیا کہ اس میں احیاء ہے اور یہاں پر ہلاکت ہے یعنی دونوں میں تقابل کی نسبت پائی جاتی ہے۔[19]

**الحکمۃ :** ہر باب کے شروع میں اس کی فرضیت اور وجوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لیے اس مصلحت اور فائدے کو "الحکمۃ" کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔

**مثلاً:** کتاب الحج میں معنی لغوی اور اصطلاحی ذکر کرنے کے بعد "الحکمۃ" کے تحت لکھتے ہیں:

"شرع الحج للمسلمین لیجتمعوافی صعیدواحد۔۔۔حصل بینھم التعارف۔۔۔"[20]

**ہر مسئلے کے لئے علیحدہ نمبر:** آپ نے عبارت میں موجود ہر مسئلے کو علیحدہ نمبر دیا ہے تاکہ قاری کو مسئلہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔

مثلاً:آپ نے "کتاب الطهارة" میں اس مسئلہ "الطهارة من الأحداث جائزة بماء السماء" 1 ۲۹ نمبر دیا ہے۔[22]

ترجمہ: عربی عبارت کا انتہائی سادہ وسلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

مفتیٰ بہ قول: جو مسئلہ فقہاء کے نزد مختلف فیہ ہو آپ نے اس کتاب میں مفتیٰ بہ قول بغیر کسی حوالہ کے اپنی تحقیق کے مطابق ذکر کیا ہے۔ بعض مقامات پر مختصراً دلیل بھی پیش کی ہے، جیسا کہ نمازِ ظہر کے انتہائی وقت میں احناف کے درمیان اختلاف کا ذکر کرکے دونوں طرف سے ایک ایک دلیل پیش کی ہے۔[23] آپ نے شرح میں زیادہ دلائل پیش نہیں کیے کیونکہ یہ کتاب مبتدئین طلباء کے لئے مرتب کی گئی تھی۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ "مکتبہ عمر فاروق" کراچی نے ۲۰۰۷ء میں شائع کی تھی۔اس کے بعد مکتبۃ الارشد کوئٹہ نے طباعت کا اہتمام کیا اور آخری طباعت ۲۰۱۹ء میں ہوئی تھی۔ لیکن سن اِشاعت اس پر موجود نہیں۔ یہ کتاب ہر سال دو سے تین مرتبہ تک شائع ہوتی ہے۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ پاکستان کے تمام مکتبوں میں آسانی سے دستیاب

ہے۔علاوہ ازیں اس کتاب پر" علامہ بنوری ٹاون "کے استاذحدیث مولانامحمدزیب اور"جامعہ انوارالصحابہ" کراچی کے مولانامحمد طیب اور مولانامحمد طاہر کے تقاریظ بھی موجود ہیں۔

**تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق**

یہ کتاب مولانا صاحب کے دروس کے نوٹس پر مشتمل ہے جو درسگاہ جانے سے پہلے تیار کرتے تھے۔بعد میں مزید تحقیق و ترمیم اس وجہ سے کی کہ درجہ ثالثہ کے طلباء میں ذوقِ مطالعہ بہ نسبت درجہ اولیٰ اور ثانیہ کے طلباء کے زیادہ ہوتا ہے۔اس سعیٔ کی بدولت آپ کو حلقہ مدارس میں کافی شہرت ملی۔یہ کتاب دو جلدوں کے ۱۵۲۰صفحات پر مشتمل ہے۔شرح کی زبان سلیس اور سادہ ہے۔یہ کتاب پہلی مرتبہ "مکتبۃ الارشد" کوئٹہ نے ۲۰۱۰ء میں شائع کی۔جس کتاب سے راقم نے استفادہ کیا ہے وہ آٹھویں طباعت ہے جس کی سن اِشاعت ۲۰۱۴ء ہے۔یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے اور پاکستان کے تمام شہروں میں آسانی کے ساتھ دستیاب ہے۔اس پر بنوری ٹاون کے شیخ الحدیث مولانامحمدزیب صاحب اور مرکزی تجویدالقرآن کوئٹہ کے استاذ حدیث مولانارسول شاہ صاحب کے تقاریظ موجود ہیں۔ذیلی سطور میں "تسہیل الحقائق" میں آپ کے محققانہ کام کا جائزہ پیش نظر ہے۔

"التشریح الوافی "کے مقدمہ کو من عن اس کتاب کے آغاز میں شامل کیا ہے۔البتہ آخری دوصفحات میں صاحب کنز" عبداللہ "کاتعارف ،علمی مقام اورکارہائے نمایاں کے ذکرکے بعدکنزالدقائق کے اختصاراور کمالِ جامعیت پر بحث کی ہے۔مقدمے کے اختتام پرآپ نے کنزکے چند معتبر شروحات کاتذکرہ کیاہے۔

اس شرح کے آغاز میں "کنزالد قائق" کی عبارت کو نقل کیا ہے۔

عبارت میں موجود ہر مسئلے کو علیحدہ نمبر دیا گیا ہے۔یہ سلسلہ کتاب کے آغاز سے اختتام تک چلتا ہے پھر دوسری کتاب میں نمبر دوبارہ ایک سے شروع ہوتے ہیں۔جیسا"کتاب الطہارۃ" میں آپ نے ۱۸۳مسائل بیان کئیں ہیں۔

مثلاً: "کتاب الجنائز"میں موجود مسئلہ "السلطان احق بصلوته"[24] کو ۴۱۰نمبر دیا ہے۔[25]

بعض مسائل پرآپ نے انتہائی مفصل اورمدلل بحث کے ساتھ فتاویٰ بھی نقل کئے ہیں۔پیشاب کے قطرے خشک ہونے کے حوالے سے آپ نے ساڑھے تین صفحات پر ماضی وحال کے لوگوں کی صحت اور قوت کا موازانہ کرکے یہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگ زیادہ صحت مند ہوا کرتے تھے اس وجہ سے ڈھیلے وغیرہ سے صفائی کرنے کا حکم نہیں تھا۔چونکہ آج کل لوگ کمزور ہیں تو اس لیے مٹی کے ڈھیلے یادوسری ایسی اشیاء کا استعمال ضروری ہے تاکہ پیشاب کے قطرے بند ہو جائیں۔[26]

پھر تشریح میں اس ترتیب کاخیال رکھااور عبارت کی مختصر تشریح کی ہے۔

**مفتیٰ بہ قول کی تعین:** جن مسائل میں فقہاءکے باہمی اختلافات ہیں۔آپ نے مفتیٰ بہ قول کی تعین "فاء "کے عنوان کے تحت بیان کیااوراس کے وجہ ترجیح پر نقلی یاعقلی دلیل پیش کی ہے۔آپ نے نمازجمعہ کی بحث میں مصرجامع کے تعین میں اس قول کو ترجیح دی ہے کہ آبادی میں موجودسب سے بڑی مسجد میں لوگ جمع ہوجائیں اور اس میں نہ آسکیں تو وہ مصرجامع کہلاتاہے۔[27] "فاء "کا عنوان قاری کی سہولت کے پیش نظر دیا تاکہ اگر قاری کے پاس وقت کم ہوتوجلد از جلد وہ مفتیٰ بہ قول تک پہنچ جائے۔

موصوف تشریح میں اگرکوئی آیت یاحدیث بطوردلیل پیش کرتے ہیں توبریکٹ میں ترجمہ کاآغاز لفظ "یعنی" سے کرتے ہیں۔آپ نے کتاب الحج میں لکھاہے کہ حاجی حلق یاتقصیرکے بعدحلال ہوتاہے لیکن بیوی کے ساتھ مجامعت نہیں

کر سکتا ہے۔اس پر دلیل کے طور آپ ﷺ کی حدیث "اذارمیتم وذبحتم فقدحل لکم کل شیء الاالنساء"[28] پیش کرکے لکھتے ہیں (یعنی جب تم رمی اور ذبح سے فارغ ہو جاؤتو تمہارے لیے ہر شے حلال ہو گئی سوائے عورتوں کے)۔[29]

**جدید مسائل:** جدید فقہی مسائل کا بھی "ف" کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔ اس موقع پر آپ نے "جدید فقہی مسائل" سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

مثلاً: وہ آیاتِ سجدہ جو ریڈیو، کمپیوٹر، ٹیپ ریکاڈر اور ٹیلی ویژن کی وساطت سے سنی جائیں ان پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا[30]۔اس طرح زکوۃ اور ٹیکس میں فرق بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ زکوۃ ایک عبادت ہے اور اس کے مصارف اللہ نے متعین کیے ہیں۔اس کے برعکس ٹیکس حکومت کی اعانت ہے اور حکومت کی طرف سے پہنچنے والے فوائد کا بدلہ ہے۔اور اس کی مصارف اور مقدار بھی متعین نہیں۔[31] کوئی کمپنی اگر گارنٹی پر مال فروخت کر رہی ہے تو عرف کے لحاظ سے یہ جائز ہے۔حالانکہ فقہی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو عقد کے وقت ایسا شرط لگانا جائز نہیں[32]۔

ضرورت کے مطابق عبارت کی وضاحت: کنزچونکہ متن ہے اس لیے جہاں ضرورت ہو تو"قوله"کے عنوان کے تحت وضاحت کی ہے۔امام کے سجدہ تلاوت کے مسئلہ میں "وبعده لا"کی وضاحت یوں کی ہے:

"ای وان اقتدیٰ بعدماسجد الامام لایسجدالمقتدی لا فی الصلوٰة ولابعدالفراغ منها"[33](وإن اقتدى بعد ما سجد) الإمام (فإن) كان (في تلك الركعة) التي تليت فيها آية السجدة (لا يسجد أصلا) ولا في الصلاة ولا بعدها"[34]۔

**مقدرات کی تخریج:** کنز کی عبارت انتہائی مختصر ہےاس لیے جہاں عبارت مقدر ہوتوآپ نے اشکال کو ختم کر کے "قوله" سے اس کی تخریج ضرور کی ہے۔

**مثلاً:** "ثم القاضی ان حضر ای ثم القاضی احق ان حضر"[35] [36]

**ماقبل کے ساتھ ربط:** آپ نے ہر کتاب کے آغاز میں ماقبل کے ساتھ مناسب ربط و تسلسل کے لیے بہترین انداز تحریر اختیار کیا ہے۔

مثلاً: "کتاب الطلاق" کے آغاز میں آپ نے ماقبل "کتاب الرضاع" کے ساتھ ربط قائم کرنے کے لیے یوں بیان کیا ہے کہ طلاق اور رضاعت دونوں باعث حرمت ہے۔ لیکن رضاعت سے حرمت ابدی ثابت ہوتی ہے جبکہ طلاق سے حرمتِ غیر ابدی ثابت ہوتی ہے۔چونکہ حرمتِ ابدی اشد ہے حرمتِ غیرِ ابدی پر اس لئے اشد کو اخف پر مقدم کر دیا[37]۔

**مروجہ مسائل:** آپ نے "حیلہ اسقاط"، "مروجہ ختم قرآن" اور "سرخاکی" (میت کو دفناتے وقت لوگوں میں کھجور تقسیم کرنا، جس طرح ہمارے ہاں ہزارہ ڈویژن میں رواج ہے) پر آپ نے تفصیلی بحث کی ہے اور دلائل کے ساتھ ان کو بدعت ثابت کیا ہے[38]۔

**لغوی اور اصطلاحی معنی:** آپ نے مختلف اردو اور عربی کتب کی مدد سے مشکل الفاظ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کے ہیں۔

مثلاً: "حد" کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے "حدود حد کی جمع ہے جس کے معنی ہے منع۔ دربان کو بھی اس لئے

حداد کہتے ہیں کہ یہ لوگوں کو دخول سے روکتے ہیں"اور اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے"حداس متعین سزا کو کہتے ہے جو برائے زجر اللہ تعالیٰ پر واجب ہوتی ہے"[39]

مفتی بہ قول کے لئے آپ نے عموماً فتاویٰ شامی، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ حقانیہ اور احسن الفتاویٰ کی طرف مراجعت کی ہے۔جدید مسائل کے حل کے لئے آپ نے سابق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع، مولانا خالد سیف اللہ اور مفتی محمد تقی عثمانی کی کتابوں کے علاوہ درجہ ذیل اردو اور عربی کتب سے بھی خوب استفادہ کیا ہے۔

"جلاء القلوب علیٰ ھامش شرح شرعۃ الاسلام"، "رسائل ابن عابدین"، "جوھرۃ النیرۃ"، "معارف السنن"، "مرقات شرح مشکوۃ"، "فتاوی رشیدیہ"، "احسن الفتاوی"، "ھندیہ"، "فتاویٰ عثمانی"، "الاشباہ والنظائر"، "مجمع الانھر"، "التاترخانیہ"، "محیط البرھانیہ"، "عزیز الفتاویٰ" اور "فتاویٰ محمودیہ" وغیرہ۔

**تشریح الھدایہ شرح اردو ہدایہ**

تشریح الھدایہ کے نام سے اردو زبان میں ہدایہ پر شرح آپ کی ایک بہترین علمی کاوش ہے۔اس کتاب کے آغاز میں ۴۳ صفحات پر مشتمل ایک پُرمغز مقدمہ ہے۔ مقدمہ کی ابتداء میں آپ نے فقہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیے ہیں۔اس کے بعد فقہ اور فقیہ کے فضائل قرآن وسنت کی روشنی میں بیان، فقہ کے ماخذ اور فقہ کے مختلف ادوار کا تفصیلاً بیان ، فقہ حنفی پر بحث ، بانی فقہ حنفی کے حالات زندگی اور فقہ حنفی کی مقبولیت کے وجوہات کا بیان، تقلید پر سیر حاصل بحث اور تین اقسام کا بیان ، طبقات فقہاء کا تذکرہ اور اس سے متصل بعد روایات مذہب میں ترجیح کے اُصول کا بیان و اوزان شرعیہ کی تفصیل پھر ہدایہ کے مصنف کی پیدائش ،علاقہ ، حصولِ علم،تلامذہ، علمی مقام، طریقہ تدریس اور تصانیف کا ذکر کیا ہیں۔اس کے بعد ہدایہ کا مقام،وجہ تصنیف اور اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔آپ نے ہدایہ کے اہمیت پر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ ہر کتاب کی ایک مخصوص طرز ہوتی ہے جس کی طرح میں بھی لکھ سکتا ہوں لیکن چار کتابیں ایسی ہیں جن کی طرزِ تحریر سے میں قاصر ہوں ان میں سے ایک "ہدایہ" بھی ہے۔اسی مقدمہ میں مولانا نے ہدایہ میں مذکور احادیث پر اعتراضات کا جامع جواب دیا اور ہدایہ پر لکھی گیں آٹھ عربی شروحات کے تعارف کے ساتھ تین عربی شروحات کے نام لکھے ہیں۔ مقدمے کے آخر میں آپ نے صاحب ہدایہ کی ہدایہ میں منہج پندرہ نکات لکھ کر دریا کو کوزے میں بند کیا ہے[40]۔

قاضی نصیب اللہ کی تشریح ہدایہ کا علمی اور تحقیقی انداز کا تجزیہ پیشِ نظر ہے۔

تشریح ہدایہ میں مقدمہ کے بعد عبارت نقل کرکے تحت اللفظ ترجمہ کیا ہے۔

**خلاصہ :** "خلاصہ"کے عنوان میں مذکور عبارت کا مختصراً دو تین سطروں خلاصہ میں بیان کرتے ہیں۔جو قاری کے لیے عبارت کی تفہیم سہیل کر دبنا دیتا ہے۔

**تشریح:** عبارت میں موجود مسائل کو نمبر دے کر "تشریح"کے عنوان سے ان مسائل کی ترتیب وار سادہ و عام فہم انداز میں تشریح کرتے ہیں۔ تشریح میں بامحاورہ ترجمہ بھی بیان کردیتے ہیں۔

**عصر حاضر کے جدید مسائل :** "فتویٰ"کے عنوان سے جدید مسائل کا حل بیان کرتے ہے۔آپ نے موجودہ دور کے بعض اہم مسائل کے نشاندہی کی ہے اور ان کے حل میں آپ نے فتاویٰ حقانیہ،جدید معاملات کے شرعی احکام اور جدید فقہی مسائل سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔

مثلاً: جن علاقوں میں سورج غروب نہیں ہوتا وہاں نمازوں کا کیا حکم ہوگا۔اس بارے میں آپ نے لکھاہے کہ ایسے علاقوں میں قریب ممالک کے اوقات کالحاظ رکھاجائے گا۔[41]۔ سمگلنگ کے بارے میں آپ نے "جدید معاملات کے شرعی احکام "کے حوالے سے لکھاہے کہ اس کے ساتھ بہت سے مفاسد کے ملحق ہونے کااندیشہ ہے اس وجہ سے یہ جائز نہیں، البتہ اسمگل شدہ مباح چیز خریدنا جائز ہے[42]۔دوربین سے چاند دیکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ ایسی دوربین یا آلہ نہ ہو جو افق کے پیچھے سے چاند دیکھ لے کیونکہ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔اس طرح ہوائی جہاز سے بھی چاند دیکھنے میں کوئی قباحت نہیں لیکن جہاز اتنی بلندی پر نہ ہو کہ مطلع صاف ہونے کی صورت میں بھی اہل زمین کو نظر نہ آئے[43]۔ پبلک مقامات پر بم دھماکوں سے مرنے والوں کے بارے میں آپ نے فتاویٰ حقانیہ کے حوالہ سے لکھاہے کہ ان لوگوں پر دنیاوی اور اُخری دونوں اعتبار سے شہید کااطلاق ہوتاہے[44]۔

**مفتی بہ:** مفتی بہ قول کے لئے بھی آپ نے "فتویٰ"کا عنوان دیاہے تاکہ قاری مسئلے کے حل تک جلد پہنچ جائے۔

مثلاً: مغرب کے وقت کی انتہاء کے بارے میں آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ کا یہ قول پسند کیاہے کہ " شفق احمر کے غروب پر مغرب کی نماز کاوقت ختم ہوتاہے "[45]

**اقوال کی تخریج:** نماز کے شرائط کے بارے میں صاحب ہدایہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیاہے:

"الق عنک الخمار یادِفار اتشبهين بالحرائر؟"[46]

آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صحیح قول علامہ عینی کے البنایہ میں اس طرح نقل کیاہے:

"عن معمر، عن قتادة، عن أنس، أن عمر، ضرب أمة لآل أنس رآها متقنعة قال: «اكشفي رأسك، لا تشبهين بالحرائر"[47] "ان عمرربـ امة لآل انس رآهامتقنعة قال اكشفى راسک لاتشبهين بالحرائر"[48]

**احادیث مبارکہ اورآیات قرآنیہ کی تخریج:** صاحب ہدایہ نے کسی مسئلے کی دلیل کے طور پر مختصراََحدیث کا کوئی حصہ نقل کیاتوآپ نے پوری حدیث کو مع حوالہ نقل کیاہے۔

مثلاً: وہ شخص جس پر قبلہ مشتبہ ہوجائے اس بارے میں حدیث نبوی ہے"تحرواوصلوا"آپ نے اعلاء السنن کے حوالے سے اس کی تخریج کی ہے ۱۷۷/۲[49]

مثلاً: "﴿ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ ﴾ "البقرۃ: ۱۴۴[50]

**نوٹ:** ہدایہ صلاۃ میں آپ نے "ان پیج" میں کمپوزنگ کی ہے اور حوالہ جات عبارت کے سامنے بریکٹ میں لکھے ہیں، جبکہ ہدایہ نکاح میں آپ نے حوالہ جات صحیح ترتیب کے مطابق حاشیہ میں دیے ہیں۔

قاصی نصیب اللہ کی دیگر تصانیف کا مختصر خاکہ۔

**الفتح الربانی شرح اردو تفسیر البیضاوی:**

آپ نے تفسیر بیضاوی میں درجہ ذیل منہج اختیار کیاہے۔اولاََ تفسیر بیضاوی کی عبارت نقل کرکے اس کا سلیس اردو ترجمہ کرتے ہیں اور عبارت میں موجود حل طلب مسائل کو نمبر دے کر تشریح میں ہی اس کی وضاحت کردی ہے۔

"ف "کے عنوان کے تحت مسائل کی مفصل انداز میں تشریح کی ہے۔ان مسائل کی زیادہ تشریح اور توضیح کی ہیں۔ جہاں قاضی بیضاوی کامسلک احناف کے خلاف ہو۔ایسے مسائل میں آپ احناف کے مسلک کو معتمد بہ کتابوں سے ثابت کیا ہے۔آپ نے اس شرح میں بیضاوی کے محشی محمد بن مصلح الدین القوجی کے حاشیہ سے زیادہ استفادہ کیاہے۔آپ نے مضمون کی وضاحت قدیم وجدید ہر دو تفاسیر سے استفادہ کیاہے۔

مثلاً: توحید باری تعالیٰ پر آپ نے امام رازی کی تفسیر کبیر سے بہت سے دلائل پیش کیے ہیں [51]۔

جدید تفسیر سے مثال: الحمدللہ کی فضیلت کے باب میں آپ نے معارف القرآن سے حوالے تفصیلاً ذکر کیاہے [52]۔

**نوٹ:**"فی عمارۃ الارض وسیاسۃ الناس" کے عنوان کے تحت آپ نے ہمارے ہاں مروج سیاست میں طلباء کی غیر معمولی دلچسپی کو کم کرنے ،ان کے توجہ مطالعہ پر مرکوز کرنے اوران کے اصلاح احوال کے لئے مفتی محمد شفیع، محمد تقی عثمانی، شیخ الحدیث مولانا زکریا، مولانااشرف علی تھانوی، مولانا محمد موسیٰ روحانی اور مولانا شیخ سلیم اللہ خان کے اقوال حوالہ جات کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔[53]ان چند صفحات کا لکھنا آپ کے لئے کسی امتحان سے کم نہیں تھا۔

**تکملۃ التکمیل الامانی اردو شرح مختصر المعانی:**

یہ کتاب دراصل جمیل احمد سکروڑی صاحب کی مختصر المعانی کی شرح " تکمیل الامانی"کا تتمہ ہے۔آپ نے اس شرح کا آغاز کیاہی تھااور فن اول کے ساٹھ صفحات باقی تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔تو قاضی نصیب اللہ صاحب نے فن اول کے باقی ساٹھ صفحات، فن ثانی اور ثالث مکمل کرکے اس "تکملۃ التکمیل الامانی "کانام دیا۔یہ کتاب ۵۱۶ صفحات پر مشتمل ہے،۲۰۱۶ء میں مکتبۃ الارشد کوئٹہ نے شائع کی لیکن سن اشاعت اس پر تحریر نہیں جبکہ سالانہ ایک ایڈیشن ابھی تک شائع ہو رہاہے۔جب وفاق المدارس نے فن ثانی کو نصاب سے خارج کیاتھاتواس کتاب کے مطالبہ میں کمی واقع ہوئی تھی مگر ۱۴۳۹/۱۴۳۸ھ میں اس کتاب کو دوبارہ شامل نصاب کردیاگیا جس کی بہ دولت پھر سے کتاب کے مطالبہ میں اضافہ ہواہے۔

اس کتاب کے آغاز میں قاضی صاحب نے مختصر المعانی کی عبارت نقل کی ہے،جس کے بعد عبارت کا اردو ترجمہ کیا ہے،مسائل کو نمبر دے کر ترتیب وار ان کی تشریح کی ہے ۔اس کتاب پر مولانا رسول شاہ صاحب (استاد حدیث مرکزی تجوید القرآن کوئٹہ)، مولانا عبدالقدیر (خطیب مرکزی جامع مسجد اریگیشن کالونی پشین)اور مولانا عبداللطیف(مدرس مدرسہ مخزن العلوم ضلع لورلائی) کے تقاریظ بھی موجود ہیں۔

**الدروس الوافیہ اردو شرح کافیہ:**

بنیادی طور پر آپ کی یہ کتاب کافیہ کے درس کی تقریر ہیں۔جس میں خادمۃ الکافیہ، تحریر سنبٹ اورابراہیم فانی کے پشتو شرح سے زیادہ استفادہ کیاہے۔مذکورہ کتاب کا انداز تقریر کاہے،درس گاہ میں جانے سے پہلے آپ اسے تحریر میں لاتے تھے۔یہ کتاب پہلی مرتبہ "مکتۃ العلوم الدینیہ "کاسی روڈ کوئٹہ نے ۲۰۰۵ء میں شائع کیاہے۔لیکن اس کے بعد اس کے طباعت کااہتمام "مکتبۃ الارشد کوئٹہ " کرتا رہاہے۔

آپ کی کتابوں کی نشرواشاعت آپ کے ہم مکتب مولانا محمد ایوب صاحب ناظم تعلیمات جامعہ ھاشمیہ [54] کے ذمے

ہے۔ مولانا محمد ایوب مکتبۃ الارشد کے مالک ہیں اور قاضی نصیب اللہ صاحب کے کتابوں کی نشرواشاعت میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔

**خلاصۃ البحث**: پاکستان میں بالعموم اور بلوچستان میں بالخصوص کسی ایک عالم کا درسِ نظامی میں شامل فقہ حنفی کی تمام کتب پر مستند شروح موجود نہیں۔ مقالہ ھذا میں سب سے پہلے قاضی نصیب اللہ کا تعارف اور حصولِ علم کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ بحرالعلوم اس کے بعد آپ نے کراچی کا رخ کیا اور مدرسہ جامعہ انوار القرآن کراچی میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ درجہ ثالثہ جامعہ عربیہ تعلیم القرآن خانوزئی پشین میں پڑھا اور درجہ رابعہ اور درجہ سادسہ اور موقوف علیہ بحرالعلوم سریاب کسٹم میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی، درجہ خامسہ خان پور میں عبداللہ بن مسعود میں مولانا شفیق الرحمٰن صاحب سے پڑھا اور دورہ حدیث کی تکمیل آپ نے دارالعلوم رحمانیہ کراچی سے کی۔ جبکہ **سلسلہ** تدریس کا آغاز کنزالعلوم یارو پشین سے کیا جہاں پانچ سال، جامعہ رحمانیہ کراچی میں ایک سال۔ اس کے بعد آپ نے بحرالعلوم سریاب کسٹم کوئٹہ میں پندرہ سال پڑھایا جبکہ چار سال سے مدرسہ جامعہ ہاشمیہ سیٹلائٹ ٹاؤن کا کڑ کالونی میں پڑھا رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ کے فقہ حنفی میں تصنیفی خدمات اوران تصنیفات میں آپ کے منہج کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مختصر القدوری پر آپ نے "التشریح الوافی شرح مختصر القدوری" کے نام سے شرح لکھی ہے۔ یہ کتاب مکتبۃ الارشد کوئٹہ نے کئی مرتبہ شائع کی ہے۔ کنزالدقائق پر "تسہیل الحقائق " کے نام سے شرح لکھا ہے یہ کتاب بھی مکتبۃ الارشد کوئٹہ نے شائع کیا ہے اور متعدد مرتبہ چھپ چکا ہے۔ ہدایہ پر بھی اردو زبان میں " تشریح الھدایہ شرح اردو ھدایہ" کے نام سے لکھی ہے۔ یہ کتاب بھی مکتبۃ الارشد کوئٹہ نے شائع کی ہے۔ مقالہ کی آخر میں فقہی کتب کے علاوہ "الفتح الربانی شرح اردو تفسیر البیضاوی'، "تکملۃ التکمیل الامانی اردو شرح مختصر المعانی" اور "الدروس الکافیہ اردو شرح کافیہ" کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

**نتائج البحث**: اس مقالہ میں ایسی گم نام شخصیت کی محققانہ کاوشیں سامنے لائی گئی ہیں جو بلوچستان کے علمی حلقوں میں پذیرائی نہیں رکھتے ہیں۔

قاضی نصیب اللہ بلوچستان کی وہ نابغہ روزگار ہستی ہے جو بہ یک وقت فقہ، تفسیر، معانی اور علم النحو پر عبور رکھتے ہیں۔

آپ کی فقہی تصانیف کو پاکستان کے علاوہ افغانستان اور ہندوستان کے لوگوں میں بھی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

فقہی کتب کی تشریح میں جدید دور کے فقہی مسائل جیسے سمگلنگ وغیرہ کے حوالے سے جو عالمانہ بحث آپ نے کی ہے آج تک کسی اور فقیہ نے نہیں کی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حواشی وحوالہ جات

---

[1] عوام وخواص میں آپ قاضی نصیب اللہ کے نام سے مشہور ہیں۔ کبھی اپنے لئے قاضی کا نام استعمال نہیں کیا ہے لیکن ۲۰۰۸ء میں قاضی

محمد ہارون سے احسن العلوم سریاب روڈ میں قضاء کورس میں تربیت حاصل کی تھی۔

[2] یہ ایک مدرسہ نما اسکول تھا اور جماعت اسلامی کے مولانا عبدالباری صاحب کے زیر انتظام چل رہا تھا۔

[3] انٹرویو (موبائل) حبیب درخواستی ناظم جامعہ انوارالقرآن نارتھ ناظم آباد ناگن چورنگی آدم ٹاؤن کراچی۔ ۱۵ جولائی ۲۰۱۹ء۔

*Interview (Via Mobile) Ḥabīb Darkhawāstī, Naẓam Jām'at Anwār Al-Qurān, North Nāẓam Aābād Nāg-an Roundabout Aādam Town, Karāchī, 15-July-2019ac*

[4] انٹرویو مولانا جمیل احمد ناظم تعلیمات جامعہ عربیہ تعلیم القرآن خانوزئی بلوچستان ۱۷ جولائی ۲۰۱۹

*Interview Mowlānā Jamīl Aḥmad, Naẓam Ta'līmāt Jām'at 'rabiyyah Ta'līm Al-Qurān, Khānūza,ī, Blwchistān, 17-July-2019ac*

[5] روئیداد (ایک کتابچہ، جس میں بحرالعلوم کے حوالے سے مختصر اتذکرہ ہے) ص: ۲۳، انٹرویو مفتی محمد عمر مدرس بحرالعلوم ۶ جولائی ۲۰۱۹ء

*Rū,īdād, P:23, Interview Muftī Muḥammad 'umar, Teacher Baḥr Al-'ulūm, 06-July-2019ac*

[6] انٹرویو مولانا رسول شاہ ۱۷ جولائی ۲۰۱۹

*Interview Mowlānā Rasūl Shāh, 17-July-2019ac*

مولانا رسول شاہ (آپ کا اصل نام غلام رسول ہے، والدہ آپ کو رسول شاہ کہا کرتی تھی) ابن حاجی سید دیوان شاہ ضلع ہرنائی میں ۱۹۶۶ء کو پیدا ہوئے۔ ء سے تاحال آپ مرکزی تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے تدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت آپ صحیح بخاری، ترمذی اور مشکوٰۃ کا درس دیتے ہیں۔

[7] ۱۵ اپریل ۲۰۱۹ء کو آپ نے یہ معلومات انٹرویو میں راقم کو فراہم کیں۔

مولانا عبدالقدیر بن حاجی عبدالحکیم مرحوم قوم سید، ضلع پشین کے مرکزی شہر پشین میں ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے اریگیشن مسجد میں کچھ کمرے بھی بنائے ہیں جہاں پر حفظِ قرآن اور ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے ابھی تک اس مدرسہ سے ۶۴ حفاظ کرام نے قرانِ کریم یاد کیا ہے۔

[8] انٹرویو (موبائل) مفتی ضیاء الرحمان ہزاروی ناظم تعلیمات دارالعلوم رحمانیہ

*Interview (Via Mobile), Muftī Ḍeyā, al-Raḥmān Hazārwī, Naẓam Ta'līmāt, Dār al-'ulūm Raḥmāniyyah*

دارالعلوم رحمانیہ بفرزون کراچی سیکٹر 15A/5 نارتھ کراچی میں واقع ہے۔ اس وقت اس جامعہ کے مہتمم مفتی عطاء الرحمان مدنی ہیں (جانشین حاجی عبدالرحمان رحمانی نوراللہ مرقدہ مدفون جنت المعلیٰ)۔ جامعہ میں اس وقت شعبہ حفظ القرآن، ناظرہ، درسِ نظامی مکمل اور شعبہ تخصص بھی فعال ہے۔ جامعہ میں ۴۵ مدرسین خدمات انجام دے رہے ہیں اور ۹۰۰ طلباء زیرِ تعلیم ہیں۔

[9] انٹرویو مہتمم مدرسہ عربیہ کنزالعلوم یارو مولانا سیف الدین ۱۵ جولائی ۲۰۱۹ء

*Interview Principle of Madrassah 'rabiyyah Kanz al-'ulūm Yāro, Mowlānā Sayf al-Dīn, 15-July-2019ac*

مدرسہ عربیہ کنزالعلوم یارو پشین شہر سے کوئٹہ کے جانب سات کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس وقت مدرسہ ایک خوبصورت عمارت میں

قائم ہے۔امسال (۱۴۴۰ھ) مدرسے میں دو سو سے زائد طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں جب کہ پندرہ مدرسین ومدرسات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔یہ جامعہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ رجسٹرڈ ہے۔

[10] ۱۲اپریل ۲۰۱۹ء کو انٹرویو۔آپ حال مدرسہ "عربیہ احسن العلوم" کوئٹہ میں درس وافتاء کے سلسلے میں خدمات انجام دے رہیں۔

*Interviewed on 12 April-2019ac*

[11] انٹرویو مولانا محمد زمان ناظم تعلیمات مدرسہ احسن العلوم ۶ جولائی ۲۰۱۹ء

*Interview Mowlānā Muḥammad Zamān, Naẓam Ta'līmāt Madrassah Aḥsan al-'ulūm, 06-July-2019ac*

مدرسہ سریاب روڈ شرقی فیض آباد گلشن اسلام کالونی کوئٹہ میں واقع ہے۔اس کے بانی و مہتمم مولانا عبدالباری صاحب ہیں۔یہ جامعہ ۱۹۹۸ء میں قائم ہوا۔

[12] انٹرویو ناظم تعلیمات مولانا دوست ۱۲ محمد جولائی ۲۰۱۸ء

*Interview Naẓam Ta'līmāt, Mowlānā Dost, 12-July-2018ac*

یہ جامعہ حاجی عبداللہ جان (ٹائروں کا کاروبار کرنے والا ایک عام شخص) نے ۲۰۰۶ء میں قائم کیا۔ کوئٹہ شہر سے ۲۵ کلومیٹر کے مسافت پر مغرب کے جانب باچا آغا کلی غازی آباد بلیلی کسٹم میں واقع ہے۔

[13] انٹرویو ناظم تعلیمات مولانا بدر الدجاء ۱۴ اپریل ۲۰۱۹ء

*Interview Naẓam Ta'līmāt, Mowlānā Badr al-Dujā,, 14-April-2019ac*

یہ جامعہ عبدالصمد اخونزادہ نے ۱۹۹۱ء میں قائم کیا۔ ۲ فروری ۲۰۱۷ء کو آپ کی وفات کے بعد مولانا عطاء اللہ صاحب اس جامعہ کے مہتمم بنے۔مولانا عطاء اللہ صاحب جامعہ کے شیخ الحدیث اور ضلع پشین کیلئے وفاق المدارس کے مسئول بھی ہیں۔

[14] انٹرویو ۹ جولائی ۲۰۱۹

*Interviewed on 09-July-2019ac*

محمد ہاشم خیشکی ابن حاجی محمد اعظم خیشکی ۱۹۶۸ء کو ضلع کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔

**حصولِ علم اور خدمات:** آپ نے مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ، بحر العلوم سریاب کسٹم کوئٹہ، ملتان شجاع آباد میں مولانا عزیز احمد بیلوی صاحب سے کسب فیض کرکے دورہ حدیث دارالعلوم پشتون آباد کوئٹہ میں شیخ الحدیث مولانا نور محمد صاحب سے ۱۹۹۷ء میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔فراغت کے بعد جامعہ امام ابوحنیفہ جنگ اسٹاپ کوئٹہ میں پانچ سال تک پڑھاتے رہے۔اب اپنے زمانہ طالب علمی میں بنا کردہ مدرسہ جامعہ ھاشمیہ میں تدریس کے ساتھ مدرسے کے انتظامات کی ذمہ داری بھی سنبھالی ہوئی ہے۔آپ سیاسی لحاظ سے جمعیت علماء اسلام (ف) سے وابستہ ہے۔چار مرتبہ ضلع کوئٹہ کے ڈپٹی کنوینز اور دو دفعہ ڈپٹی جنرل سیکرٹری بھی رہے ہیں۔ موصوف انتہائی مہمان نواز اور فیاض آدمی ہیں۔انہوں نے راقم کی دوپہر کے کھانے اور صبح کے پر تکلف ناشتا سے خاطر تو ضع کی۔

آپ کا قائم کردہ اِدارہ جامعہ ھاشمیہ سٹیلائٹ ٹاون کاکڑ کالونی میں واقع ہے۔مدرسہ کی عمارت پندرہ کمروں اور دو منزلہ خوبصورت مسجد پر مشتمل ہے۔اس جامعہ میں شعبہ حفظ، ناظرہ اور درجہ سادسہ تک درسِ نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔اس وقت تین سوسے زائد

طلباء زیرِ تعلیم جبکہ پندرہ اساتذہ تدریسی خدمات پر مامور ہیں۔

[15]اس کتاب کے مصنف ابوالحسین احمد بن محمد بغدادی رحمہ اللہ ہیں، جو امام قدوری کے لقب سے مشہور ہیں۔آپ کا شمار پانچویں صدی ہجری کے نامور فقہاء میں ہوتا ہے۔آپ بڑے صاحبِ کمال انسان تھے۔

[16] قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۲۰-۱

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),PP:1-20*

[17] قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۶۲۶

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),P:626*

[18] قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۲۷۴

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),P:274*

[19] قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۶۲۶

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),P:626*

[20] قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۲۱۸

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),P:218*

[21]علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی، ابو الحسن برہان الدین (المتوفی: ۵۹۳ھ)،الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی، محقق: طلال یوسف، دار احیاء التراث العربی-بیروت –لبنان، باب: الماء الذی یجوز بہ الوضوء ومالا یجوز، ج:۱، ص:۲۰

*'lī Bin Abī Bakar bin 'bd Al-Jalīl Al-Farghānī al-Marghynānī, Abū Al-Ḥasan Burhān Al-dīn, Al-Hidāyat fī Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī, (Dār Iḥyā, al-turāth al-'arbī,Berūit), Chapter: Al-Mā, al-Lazī Yajūzo behī al-Wuḍū, wa mā lā Yahūzo, Vol:01, P:20*

[22]قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۶۲۶

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),P:626*

[23] قاضی نصیب اللہ،التشریح الوافی شرح مختصر القدوری،مکتبۃ الارشد، کوئٹہ، ص: ۷۷

*Qāḍī Naṣīb Allāh, Al-Tashrīḥ al-Wāfī Sharḥ Mukhtaṣar al-Qodūrī, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),P:77*

[24]ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: ۷۱۰ھ)، کنز الدقائق، محقق: د. سائد بکداش، دار البشائر الاسلامیہ، دار السراج،الطبعۃ: الأولی، ۱۴۳۲ھ - ۲۰۱۱م، ج:۱، ص: ۱۹۸

*Abū al-Barkāt 'bd Allāh bin Aḥmad bin Maḥmūd Ḥāfiẓ al-dīn al-Nasfī, Kanz al-Daqā,q, (Dār*

Al-Bashā,r Al-Islāmiyyah, Dār al-Sirāj, Edition 1st ,1432ah), Vol:1, P:198

[25] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، مکتبۃ الارشد کوئٹہ، س۔ن، ج:۱، ص:۲۷۸

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q, (Maktabah Al-Arshad, Quetta),Vol:01,P:278

[26] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۱۰۸تا۱۱۱

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,PP:108-11

[27] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۲۵۰

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:250

[28] ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم المعروف ب۔ابن راہویہ (المتوفی: ۲۳۸ھ)، مسند اسحاق بن راہویہ، د. عبد الغفور بن عبد الحق الهلوشي، مکتبۃ الایمان ۔ المدینۃ المنورۃ، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۱۲ — ۱۹۹۱، ج:۲، ص:۴۳۱

Abū Ya'qūb Isḥāq bin Ibrāhīm Ibn Rāhwyh(d:238), Musnad Isḥāq bin Rāhwyh, (Maktabah Al-Iīmān, Al-Madīnat Al-Munawwirat, Edition 1st 199), Vol:02,P:431

[29] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۴۰۲

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:402

[30] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۲۳۸

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:238

[31] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۳۱۳

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:313

[32] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۲، ص:۶۱

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:61

[33] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۲۳۹

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:239

[34] عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان (المتوفی: ۱۰۷۸ھ)، مجمع الأنہر في شرح ملتقی الأبحر، دار إحیاء التراث العربي، الطبعۃ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ۔ ج:۱، ص:۱۵۷

'bd Al-Raḥmān bin Muḥammad bin Sulymān (d:1078ah), Majma' al-Anhur fī Sharḥ Multaqā al-Abḥur, (Dār Iḥyā, al-turāth al-'rabī),Vol:01,P:157

[35] کنزالد قائق، ج:۱، ص:۱۹۸

Abū al-Barkāt 'bd Allāh bin Aḥmad bin Maḥmūd Ḥāfiẓ al-dīn al-Nasfī, Kanz al-Daqā,q,Vol:01, P:198

[36] قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۲۷۸

Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:278

37 قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۵۳۷

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:537*

38 قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۲۹۴تا۲۸۹

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,PP:289-294*

39 قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۷۱۱

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,P:711*

40 قاضی نصیب اللہ، تسہیل الحقائق شرح کنزالد قائق، ج:۱، ص:۱تا۳۴

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashīl Al-Ḥaqā,q Sharḥ Kanz Al-Dqā,q,Vol:01,PP:1-34*

41 قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، مکتبۃ الارشد کوئٹہ، س-ن، ج:۱، ص:۲۷۲

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat, (Maktabah Al-Arshad, Quetta), Vol:01,P:272*

42 قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۲، ص:۷۴

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:74*

43 قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۲، ص:۱۶۶

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:166*

44 قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۱، ص:۷۰۹

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:709*

45 قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۱، ص:۲۷۰

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:270*

46 ابو محمد محمود بن احمد بدر الدین العینی (التوفی: ۸۵۵ھ)، البنایہ شرح الھدایہ، دار الکتب العلمیہ - بیروت، لبنان، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۲۰ھ - ۲۰۰۰ م، ج:۱۲، ص:۱۶۰

*Abū Muḥammad Maḥmūd bin Aḥmad Badr Al-dīn Al-'ynī (d:855ah), Al-Benāīat Sharḥ al-Hidāyat, (Dār Al-Kutub Al-'lmiyyat, Berūit, Labnān, Edition 1st , 2000ac), Vol:12,P:160*

47 ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (التوفی: ۲۱۱ھ)، المصنف، محقق: حبیب الرحمٰن الأعظمی، المجلس العلمی- الهند یطلب من: المکتب الاسلامی—بیروت، الطبعہ: الثانیہ، ۱۴۰۳، ج:۳، ص:۱۳۶

*Abū Bakar 'bd Al-Razzāq bin humām bin Naf', Al-Muṣannaf, (Al-Maktab Al-Islāmī, Berūit: Edition 2nd , 1403ah), Vol:03,P:136*

48 ابو محمد محمود بن احمد بدر الدین العینی (التوفی: ۸۵۵ھ)، البنایہ شرح الھدایہ، دار الکتب العلمیہ - بیروت، لبنان، الطبعۃ: الأولی، ۱۴۲۰ھ - ۲۰۰۰ م، ج:۲، ص:۱۵۰

*Abū Muḥammad Maḥmūd bin Aḥmad Badr Al-dīn Al-'ynī (d:855ah), Al-Benāīat Sharḥ al-Hidāyat, (Dār Al-Kutub Al-'lmiyyat, Berūit, Labnān, Edition 1st , 2000ac), Vol:2,P:150*

قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۱، ص: ۳۱۲

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:312*

[49] قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۱، ص: ۳۲۲

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:322*

[50] قاضی نصیب اللہ، تشریح ھدایہ اردو شرح ھدایہ، ج:۱، ص: ۳۲۰

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Tashrīḥ Hidāyat Urdū Sharḥ Hidāyat,Vol:02,P:320*

[51] قاضی نصیب اللہ، الفتح الربانی شرح اردو تفسیر البیضاوی، مکتبۃ الارشد کوئٹہ، س۔ن، ج:۱، ص: ۴۲

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Al-Fatḥ Al-Rabbānī Sharḥ Urdū Tafsīr Al-Bayḍawī,(Maktabah Al-Arshad, Quetta), Vol:01,P:42*

[52] قاضی نصیب اللہ، الفتح الربانی شرح اردو تفسیر البیضاوی، ج:۱، ص: ۶۱

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Al-Fatḥ Al-Rabbānī Sharḥ Urdū Tafsīr Al-Bayḍawī,Vol:01,P:61*

[53] قاضی نصیب اللہ، الفتح الربانی شرح اردو تفسیر البیضاوی، ج:۱، ص: ۴۹۴ تا ۴۸۴

*Qāḍī Naṣīb Allāh,Al-Fatḥ Al-Rabbānī Sharḥ Urdū Tafsīr Al-Bayḍawī,Vol:01,PP:484-494*

[54] انٹرویو مولانا محمد ایوب ۹ جولائی ۲۰۱۹

*Interviewed Mowlānā Muḥammad Ayūb, 09-July-2019ac*

مولانا محمد ایوب ابن حاجی عبدالرحمان بڑیچ ۱۹۷۳ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے قرآن کریم تجوید القرآن کوئٹہ میں حفظ کیا۔اس کے بعد دینی علم جامعہ اسلامیہ بحرالعلوم سریاب کسٹم کوئٹہ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ اسلامیہ زرگری اور کزئی ایجنسی، جامعہ فاروقیہ کراچی، مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم گجرانوالہ، موقوف علیہ ترنگزئی چارسدہ میں مولانا محمد ادلیس اور دورہ حدیث ۱۹۹۹ء میں جامعہ فاروقیہ کراچی سے کیا۔علم سے فراغت کے بعد آپ نے ۱۱سال بحرالعلوم سریاب کسٹم کوئٹہ تدریس کی۔بعدازاں چھے سال دارالعلوم کوئٹہ میں اور چار سال سے جامعہ ھاشمیہ سٹیلائٹ ٹاون کاکڑ کالونی میں مختلف کتب پڑھا رہے ہیں۔